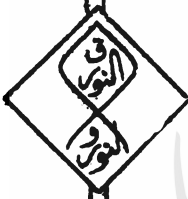


کرتی تھی کہ اجزا اول سے آخر تک ایک دوسرے کو کپڑے ہوئی ہیں یہاں ایک نہ ہوگا بلکہ جانب شیب کے پہلے اجزا آخر میں
پچھلون کا انتظار نہ کرینگے اگر کپڑے تھے ہی انکے متصل ہوا اجزا تھے جگہ یا سینگے اور وہ اپنے پچھلون کے منتظر نہ رہ کر جنبش
کرینگے یوں یہ سلسلہ اخیر اجزا تک پہنچ گیا تو اسی جسم کی حرکت واحد نہ ہوگی بلکہ حرکات عدیدہ متوالیہ اور انجانا
کہ انکوں کا بٹھنا اور پچھلون کا اونٹے آملنا مسلسل ہی کہیں انفکاک محسوس نہ ہوگا جسم واحد کے اجزا میں اسی سلسلہ وار
حرکت متوالی کا نام سیلان ہے جو طبع جلدات قوت و ضعف میں اسدہ مختلف تھے یوں ان ماعنات میں یہ اختلاف ہے
کہ جہاں بوجہ ناع انفکاک حسی کے محتاج ہوں بعض بہت باریک ذرہ بہ ذرہ تقسیم ہو سکتے ہیں اور بعض زیادہ جگہ کے اجزا ہر ایک ایک
نوع تماسک سے خالی نہیں لکن جہاں ناع کی طرح عام تماسک نہیں چھاننے میں اختلاف ماعنات کی ہی وجہ سے ظاہر ہو گیا کہ کپڑا یا
پھلنی جس چیز میں چھاننے اور میں کچھ تو منافذ و مسام بہت گہرے اور مائع کو نکلنے کی جگہ دینگے اور کپڑے یا لہے وغیرہ کے
تار ہونگے کہ اپنے محاذی اجزا کو روکیں گے ناچار مائع اپنے اجزا کی تفریق کا محتاج ہوگا پھر جو جگہ باریک اجزا ہوں وہ کسی جگہ
اوتھنے ہی تنگ منفذ سے نفوذ کر جائیگا اور دوسرے اوسے قادر نہ ہوگا یہی سبب ہے کہ بعض ماعنات چھاننے میں سنگین کپڑے سے نفوذ
کر لیں کہ اور کچھ کپڑے یا ایک مسام کی زیادہ باریک اجزا ہوتے ہیں اور بعض باریک کپڑے سے نکل سکتے ہیں زیادہ گھناؤنا ہوا
بعض پھلنی کے وسیع منفذ چاہیے وہاں انقیاس نشی اختلاف کا نام مائع کی رقت و غلظت ہے اور نہ جامدات میں
بھی رقیق و غلیظ ہوتے ہیں پھل کپڑے کو ثوب رقیق کہتے ہیں تلی چاتی کو خیر قاق آتھوں زبان پیری کو عظیم رقیق حدیث الیہ
عمر بن نفی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہی اللہم کبر سنی و ورق عظیم و اقضیۃ الیہ غیر عکس و لامر شیشہ کہ باریک
دل کا بڑھاج رقیق۔ قال قال لہم عرق النجا جروق الخرفا شتہا یا بالجملة وقت وقت مقارب ہیں رقیق ہوتا رقیق
باریک **اقول** رقت میں کی عرض کی طرف لحاظ ہو وہاں خط کو رقیق کہینگے اور رقت میں کی عرض کی جانب رقیق
یہ ہے جو نظر بھی اورت خیال فقیر میں آیا پھر تاج النور میں اسکی تصریح پائی حدیث قل قال للناوی فی التوفیق القوال
کا لدرۃ لکن الدرۃ يقال اعتبارا لمرأۃ جواز الشیء والقرۃ باعتبار ما بعدہ اسلیۃ تلاب یا لے میں جب پانی تھوڑا دل کا
رہ جائے اوسے رقیق و رقیق کہتے ہیں قاسوس میں ہی الرقاق بالاضطلاح الرقیق الخرا و الوادی لاجزا لہ اور قدیم مثلاً
فی الرقالہ قولہ لاجزا لہ فرادۃ الشاکر نیز اوس میں ہو استرق الماء نضبا لیسیرا **اقول** رقت بالفعل
اور مائع کا اس قابل ہونا کہ چھاننے میں باریک اجزا ہر قسم ہو سکے رقت بالقوہ ہی ان مسائل میں ملحوظہ بحث ہے
ثم اقول اجانب زیادت انتہا رقت تو جو اہر فردہ پر ہے کہ اونٹے زیادہ باریکی مجال ہوتی ایک مائع دوسرے کے
اعتبار سے رقیق اضافی ہو گائے کا دودھ ہر حال میں پھینس کے نفوذ سے رقیق ہو لگرسات کی گھاس چری لاکھلی اور انہ

انتساب الماعنات
بہی و درستی
سکتا
الرقیق
الرقیق
وقت انفعالی رقت
قوت اور رقت پانی
رقت میں رقت
بالقوہ اور ہے

کھائے تو خود اسکی پہلی صورت کا دو دوسری سے رقیق تر ہے یوں یا اختلاف بکری کے دو حصے نہ جمی ہوئی ماب تک
 متفاوت ہو اور جانب کی اسکی انتہا انتہا سیلان پر ہے جب ششوسائل درہنگی رقت بالقوہ کے قابل نہ رہیگی نہیں سے
 ظاہر ہے کہ رقیق بالقوہ سائل بھی خود متساوی ہیں ہر رقیق بالقوہ سائل ہوا اور ہر سائل رقیق بالقوہ عام ازین کہ کپڑے سے
 پھر سکے جیسے پانی یا زمین جیسے تیل کی شیشہ وغیرہ۔ آب نہ پایکہ جب رقت مجبوت عنہا جزائی لا تجزے سے اخیرہ مانع تک
 بتفاوت شدید پہلی ہوئی تو یہاں جس مقدار کے انتفا پر زوال طبع آب کہتے ہیں اسکی تحدید کیا ہے۔ پانی کس حد تک رقت کہ
 نامتغیر کہا جائیگا اور کیسا ہو کر لائل الطبع کہلائیکہ بھی اصل مقصد بحث ہی اسکا انکشاف بعد تعالیٰ بحث آئندہ کرتی ہو واللہ
 التوفیق؛ و اولہ الحمد علی صدایۃ الطریق؛ وصلی اللہ علی سیدنا و اولدنا محمد و آلہ و صحبہ و اولی التوفیق
بحث چہارم رقت معتبرہ مقام کی حدیث۔ **اقول** رأیت العبارات فید علی ثلثة مناجم **الاول**
 قال فی الغنیۃ لا يجوز الماء المقید کما لا یخرج اذا کان شحینا اما اذا کان رقیقا علی اصل سیلابہ فیحکم الماء المذکور ونحو
 ثم قال ما دام رقیقا سیلابہ رجا کسینہ عند عدم الخاطیۃ فحکم الماء المطلق ثم قال وضابط بقاۃ رقتہ
 السیلابہ کما هو طبع الماء قبل الخاطیۃ ثم قال الاول الخبز فی الماء ان رقتہ کما کانت (جازون صرنا تخینا)
 لا یجوز العنایۃ والبنایۃ فی جواز الموضوع بملکتہ فیہ الحرق شرطا ان یکون باقی علی رقتہ اما اذا صرنا کما لا یجوز
 رقتہ صرنا شیوا ما مالیۃ الغنیۃ وقد یحاضر المقابله بصیورۃ تخینا لکن لا یجوز فی ماء العفزان وغیرہ
 یعتبر فی الغلبۃ بالجرء فان کانت اجواء الماء فالبیوعا لہ البیعاۃ علی رقتہ جازا الموضوع وان کانت لہ الخاطیۃ
 غالبۃ بان صرنا تخینا لا یجوز رقتہ الصلیۃ لم یجزاها الشافی قال فی العنایۃ ایضا فی المطبوخ مع الاشتان
 ونحو لا یجوز التوضیۃ الا اذا صرنا غلیظا بحيث لا یمکن تسیدلہ علی العضوہم ولفظ الحلیۃ عن البدائع والمقارن
 والمحیط الضروری الخانیۃ وغیرہا اذ صرنا غلیظا بحيث لا یمجر علی العضوہم والتبیین فی الحلیۃ والدر ان جرى علی
 العضوہم فالخاطیۃ لہ الشاکل قال المحقق فی الفقہ انما یس بالوضوء جماء السیل مختلط بالطين ان کانت
 رقتہ الماء غالبۃ فان کان الطین غالبا فلا ہو فی اجناس الناطق واللنیۃ ان لم تکن رقتہ الماء غالبۃ لا یجوز لہم
 و فی الذخیرۃ والتمتۃ والحلیۃ الغلبۃ من حیث الجرء بحيث تسلب صفة الرقتہ من الماء میدلہا بوضوہا
 وہی الثخنۃ اہم و فی الخانیۃ فی ماء العفزان الزجر لہ صرنا کما لا یجوز لہم و فی الخانیۃ ان کان رقیقا یستبین
 الماء من جوزوان صرنا کما لا یجوز لہم فی ماء الیامار فقیہ النفس نوضا بماء السیل جوزوان کان تخینا
 کالمکون فی الماء والکافی فی مطبخ الاشتان الا ان یغلب الماء علی الماء فیصیر کالسور الخاطیۃ والیامار الماء غلبہ

بجوشہا صرنا کما لا یجوز لہم و فی الخانیۃ ان کان رقیقا یستبین



چھیل سکتے ہیں بے اس کے کہ زمین کا کچھ حصہ چھلے لیکن اگر پانی بہا بیٹھ اور پورا بہ جائے کوئی روک نہ ہو تو تمام سیلان کے وقت
 اوس سطح پر اول تا آخر ایک تری کے سوا پانی کا کوئی دل نہ رہیگا ہمارا اسی قسم اول کا نام رقیق اور ثانی کا کثیف رکھتے ہیں
 فقیر سے روشن و دلیل سے واضح کرے **فأقول** وباللہ التوفیق یہ دلیل ایک قیاس کرب جو تین مقدمات پر مشتمل
 مقدمہ اول کے ہماری آیت نے باب نجاسات میں دو تین فرمائی ہیں جرم ہارے جرم اول کی مثال لیدو غیو سے دیتے ہیں
 اودوم کی بول و غیرہ جاسا امام بان الدین فرغانی بدایہ میں فرماتے ہیں نجاستہ لہا جرم کالفرث و مالہ جرم لہ کالجہ غبارہ
 میں جرم نجاستہ اما انیکون لہا جرم کالفرث اولہا البول نام ملک العلماء ایلانہ میں فرماتے ہیں اولو قح فی الباء اما انیکون
 مستجسد الو غیر مستجسد فان کان غیر مستجسد کالبول الذی و آخر یذرح ماء الباء الخ مسئلہ نقش و موزہ میں متون
 شروع و فتاوی عامہ کتاب مذہب نے ہی ذی جرم و جرم کی تقسیم فرمائی اور الیسی ہی مثالیں دی ہیں انما لہا قحہ النفس خانیہ
 میں فرماتے ہیں الخف اذ الصابنہ نجاستہ انکانت مستجسد کالفرث و المنی یطہر بالحد و ان لم تکن مستجسد کالجہ
 و البول یطہر بالانفس و عن ابی یوسف لہذا لعل الذی علی انہ لایا فسمی یطہر کما تھا قصیر فی معنی المستجسد
 جبہ تاخذ اب ہمہ دکھاتے ہیں کہ اونکے نزدیک اودہ تو ذی جرم کثیف و خفین غلیظہ قابل رقیق ہیں اودہ خود جرم و رقیق ایک معنی
 رکھتے ہیں اول کتابوں میں معنی واحد ہی اختلاف تعبیر (۱) امام طاہر نجاشی خلاصہ میں اسی حکم اخیر خانیہ کو ان لفظوں سے
 اذ افرایا غیر اللذ من النجاسات انکانت رقیقہ کالجہ و البول لایطہر الا بالماء و عن ابی یوسف اذ اللی التراب علی
 الخف فسمی یطہر لہذا نصیر فی معنی المستجسد (۲) نجاست غلیظہ میں اعتبار مساحت و وزن و بہم کہ رقیق و
 یرتقمس کل بعض عبارات بحث سوم میں گزریں اور ہا میں ہو قبل فی التوفیق بینی ہما ان الاول فی الرقیق والثانیۃ فی الکثیف
 کافی ہیں ہو قال الفقیہ ابو جعفر الاول فی الرقیق والثانیۃ فی الکثیف و هو صحیحہ اسی طرح وقایہ نقایہ مسلح و نقایہ نقایہ
 جو ہر چیز جو اس پر خلائی وغیرہ کتاب شریو میں ہو و عبر فی الجرمۃ الکثیف بالثقیل و الجواهر بالخلیظ و زادہو الصحیح من اللذ
 امام ملک العلمانی سے یون تعبیر فرمایا قال الفقیہ ابو جعفر الہندو اذ اختلفت عبارات محمد فی هذا فنوف و
 نقول اذ اذ ذکر العرف نقد یراد لکلمہ کالبول الخ و بذا لوزنہ تقدیر المستجسد (۳) بعینہ اسی طرح امام علی نے اول کو
 مانع دوم کو مستجسد تعبیر کر کے فرمایا ہذا صحیح (۴) سیط مرتی الفلاح میں عنی قد رالدہم و زنا فی المستجسدہ و مساحت فی
 اللآئعہ (۵) ہی نقایہ قاضی بن یونس فی المستجسد کالفرث یعتبر و زنا فی غیر المستجسد کالبول الخ و الدر
 بسطات اثب کتابوں سے نقل میں تغیر تقریر (۶) ہندی میں ہر الصحیحان باعتبار الوزن فی المستجسد و بما لمساحتہ
 فی غیر ما حکم اذ التبیید و کاذ و الفتاوی حالانکہ کافی میں رقیق اور تیس میں مانع کا لفظ تھا کما علمت ثالثا

فانما لہا قحہ النفس خانیہ
 جرم ہارے جرم اول کی مثال لیدو غیو سے دیتے ہیں
 اودوم کی بول و غیرہ جاسا امام بان الدین فرغانی بدایہ میں فرماتے ہیں
 نجاستہ لہا جرم کالفرث و مالہ جرم لہ کالجہ غبارہ
 میں جرم نجاستہ اما انیکون لہا جرم کالفرث اولہا البول نام ملک العلماء ایلانہ میں فرماتے ہیں
 اولو قح فی الباء اما انیکون مستجسد الو غیر مستجسد فان کان غیر مستجسد کالبول الذی و آخر یذرح ماء الباء الخ
 مسئلہ نقش و موزہ میں متون شروع و فتاوی عامہ کتاب مذہب نے ہی ذی جرم و جرم کی تقسیم فرمائی اور الیسی ہی مثالیں دی ہیں
 انما لہا قحہ النفس خانیہ میں فرماتے ہیں الخف اذ الصابنہ نجاستہ انکانت مستجسد کالفرث و المنی یطہر بالحد و ان لم تکن مستجسد کالجہ و البول یطہر بالانفس و عن ابی یوسف لہذا لعل الذی علی انہ لایا فسمی یطہر کما تھا قصیر فی معنی المستجسد
 جبہ تاخذ اب ہمہ دکھاتے ہیں کہ اونکے نزدیک اودہ تو ذی جرم کثیف و خفین غلیظہ قابل رقیق ہیں اودہ خود جرم و رقیق ایک معنی رکھتے ہیں اول کتابوں میں معنی واحد ہی اختلاف تعبیر (۱) امام طاہر نجاشی خلاصہ میں اسی حکم اخیر خانیہ کو ان لفظوں سے اذ افرایا غیر اللذ من النجاسات انکانت رقیقہ کالجہ و البول لایطہر الا بالماء و عن ابی یوسف اذ اللی التراب علی الخف فسمی یطہر لہذا نصیر فی معنی المستجسد (۲) نجاست غلیظہ میں اعتبار مساحت و وزن و بہم کہ رقیق و یرتقمس کل بعض عبارات بحث سوم میں گزریں اور ہا میں ہو قبل فی التوفیق بینی ہما ان الاول فی الرقیق والثانیۃ فی الکثیف کافی ہیں ہو قال الفقیہ ابو جعفر الاول فی الرقیق والثانیۃ فی الکثیف و هو صحیحہ اسی طرح وقایہ نقایہ مسلح و نقایہ نقایہ جو ہر چیز جو اس پر خلائی وغیرہ کتاب شریو میں ہو و عبر فی الجرمۃ الکثیف بالثقیل و الجواهر بالخلیظ و زادہو الصحیح من اللذ امام ملک العلمانی سے یون تعبیر فرمایا قال الفقیہ ابو جعفر الہندو اذ اختلفت عبارات محمد فی هذا فنوف و نقول اذ اذ ذکر العرف نقد یراد لکلمہ کالبول الخ و بذا لوزنہ تقدیر المستجسد (۳) بعینہ اسی طرح امام علی نے اول کو مانع دوم کو مستجسد تعبیر کر کے فرمایا ہذا صحیح (۴) سیط مرتی الفلاح میں عنی قد رالدہم و زنا فی المستجسدہ و مساحت فی اللآئعہ (۵) ہی نقایہ قاضی بن یونس فی المستجسد کالفرث یعتبر و زنا فی غیر المستجسد کالبول الخ و الدر بسطات اثب کتابوں سے نقل میں تغیر تقریر (۶) ہندی میں ہر الصحیحان باعتبار الوزن فی المستجسد و بما لمساحتہ فی غیر ما حکم اذ التبیید و کاذ و الفتاوی حالانکہ کافی میں رقیق اور تیس میں مانع کا لفظ تھا کما علمت ثالثا



شوین ہوگا جو پینین تمام و کمال پھیل جائے ورنہ اجزا زریو بالارہ ہے تو ضرور بدل محسوس ہوگا تو دلیل قطعی سے روشن ہوا کہ یہاں
 رقیق اسی اربع قسم اول کا نام ہے جو وہ تحقیق معنی رقیق کہ ان طرح کے سوا انگلی و بیا لکھ التوفیق ؛ ولہ الحمد علی ہدایۃ الطریق
ثم اقول ظاہر ہے کہ پانی فی نَفَسِ سِیَاحِی ہر جسے بے جرم سے تعبیر کیا گیا اب او سمین دوسری شے جو جرم
 ہے ان میں صورتیں ہیں استہلاک اختلاط التمزاج استہلاک بیکہ شے او سمین بلکہ جرم ہو جانے پانی سے اور سب جرم ظاہر ہو
 جیسے چھنا ہوا شربت کہ او سمین شکر کا جزو اور میں ملاو نکا جرم اصل محسوس نہ رہا تو سے ہر ایسے تو خالص پانی کی طرح او کے
 سب اجزا پھیل جائیں گے کہ میں دل نہ رہے گا تو رقت بحال خود باقی ہی اگرچہ رقت اضافی میں ضرور فرق آئیگا کہ مخلوط و نا مخلوط
 یکساں نہیں ہو سکے اختلاط کی کہ او سکا جرم کھلا یا بعضا باقی رہے مگر پانی کو جرم ہار نکرتے ہر ان میں اس کے اجزا الگ بچا رہے
 اور پانی او سمین چھوڑ کر خود پھیل جائے جیسے بے چھنا شربت میں شکر یا تبا سون کے کچھ ریزے رہے ہوں ان ریزوں کو اختلاط
 اور بقدر کھل گئے تو نکا استہلاک مگر ان میں کوئی پانی کے اجزا پھیلنے کو مانع نہ ہوا امتزاج یکہ پانی اور وہ شکر ایک ذات ہوگا
 ہوں پانی اس سے چھوڑ کر نہ بے بلکہ ہر جگہ وہ اس کے ساتھ کھال میں رہے ظاہر ہے کہ مجموعہ مرکب تمام و کمال پھیل سکیگا اور
 ضرور جرم ہاشمی کی طرح ختم سیلان پر بھی دل رکھیکا پہلی دو صورتوں میں پانی اپنی رقت پر سے اول پر تو ظاہر کہ وہ ان کوئی جرم محسوس
 ہی نہ ہوا و دوم پر جرم ہوا پانی جگہ پانی بدستور رقیق ہی رہا جیسے کنکر کی یا سنگلاخ میں پانی تالاب کا پانی یا جس لوٹے میں پتھر
 لوٹے کے ٹکڑے ڈال دیے جائیں کوئی عاقل نہ کہیگا کہ اس سے پانی پتی نہ رہا اختلاف صورت سوم کہ بلاشبہ رقت زائل اور طبیعت تبدیل
 ہوئی تو اول طبع سے ہی مراد ہو و لہ الحمد **اقول** اب توفیقہ تعالیٰ سب اقوال توافقی ہو گئے اور اشارات علماء کرام سے واضح
اول رقت اضافی ضعف وقت قلت و کثرت میں بشدت متفاوت ہوتی ہے جس کی سیان لوگوں کو اسکی انتہا توشی کے جامد
 ہو جانے پر ہے جب تک سیلان کچھ بھی باقی ہی رقت باقی ہی اگرچہ کسی ہی خفیف اور شکر نہیں کہ تینوں صورتوں میں سیلان موجود تو
 رقت بھی موجود اگرچہ تفاوت لہذا وہ صورت اولے میں محقق علی الاطلاق نے رقت آب کو غالب بتایا اور صورت ثالث میں اناطقی نے
 مغلوب **ثانی** رقت جس میں محقق ہوئی یعنی بے جرم ہونا ختم سیلان کو اول نہ رہنا او سمین تفاوت افراد نہیں دل اگرچہ کچھ بھی ہوگا
 یہ رقت یکسر معدوم ہو جائیگی اصلاً نہ ہوگا بحال خود باقی رہی لہذا وہ صورت اولے کو غنیمین یوں بتایا کہ پانی ویسا ہی اپنی رقت پر
 رہی جیسا قبل اختلاط تھا اور صورت ثالث کو ذخیرہ و تمہرہ و حلیہ نے یوں کہ رقت یکسر مسلوب **ثالث** دو صورت اولے
 ہی کی طرف خلاصہ کا ارشاد کہ پانی او سمین آشکارا ہوشیر کہ جب تک امتزاج نہ ہو پانی کا ظہور ہو ستیہ **رابع** خانیکہ ارشاد
 کہ اگر تمسک ہو جاو و ضرور جائز نہیں صورت ثالث ہی کا بیان ہے کہ دل باقی رہنا تماسک اجزا ہی سے ہوتا ہی اور بحال
 تماسک دل ضرور رہتا ہی **خامس** اسکو علماء کرام رب و دبس و نشاستہ و سبب و سبب کی مثالین دیکھتا کہ

یہاں میں فرمایا
 اور امتزاج
 اور اختلاط
 شکر میں ختم
 امتزاج اور سیلان
 اور منہ ختم رہا

القول
 القول

یہاں میں فرمایا
 کہ اسکی
 تین صورتوں میں
 اور اسکی

سب اشیا اگرچہ سائل در قیق اخصانی ہیں مگر لکن اجزا اتما سکتی و خالی نہیں ہونا ختم سیلان پر انہیں ضرور دل رہتا ہے جب
 یا الفم میوون کا عرق کہ عوش یک تو ام پر لیا گیا اور فلیظا لوستر ہو گیا و تیس دو شباب اور اسکے مطلق سے دو شباب خرامراد
 کہ عرق خراما بدستوز کا لکڑنا جوش ہیں کہ اونگی سے اونٹھائیں تو اونگی میں لپٹ آئے نشاستج! النفع جسے عرب میں نشا
 اور فارسی میں نشاستہ کہتے ہیں نشاستج اور سکا سر سے یہ کہ گیوں پانی میں اتنی مدت تک بھگوئے جائیں کہ عفونت لے لگیں
 اور پوست چھوڑو میں خراب ایک کوٹ کر صافی میں چھپان کر رکھیں یہاں تک کہ گیوں کے اجزات نشین ہو جائیں پانی اور پھر
 اسے پھینک کر نشین کو سکا لین ظاہر ہر جہت تک اجزات نشین نہونگے پانی سے مترج پینگے طین کو پھر ستون سستو
 یہ مثالیں یاد رکھنی ہیں کہ فلطنت کی صورت زمین میں ہے انکو ہم ایک صرح میں جمع کریں ۵ رت و دوس و نشا طین و
 سوتی و ہرچہ زینکونہ شدہ ماند قیق و ہرچہ کما ہر دہ رابع و غیر ہا میں سوتی کو مخلوط سے مقید فرمانا صورت ثانیہ و
 ثلاثہ کے فرق کی طرف شاہ فرماتا ہے پانی میں اگر سستو ڈال دیے کہ نشین ہو گئے پھر پانی یا خفیف آمیزش کا اور پر لگیا
 جو اسے جرم مانکرے تو وہ منو ناہا نہر ہوگا اور لہنا کا لسوتی مخلوط فرمایا یعنی کھلے ہوئے سستو کہ پانی سے مترج ہو جائے
 اور رتہ کہ وقت مطلوبہ کی حد نہی اوس بعد نفع پر ہوئی کہ اس رسالہ کے غیر من خلک۔ اسکے بیان کا بھی ایک شعر اشارت لطف
 مانو مطلق میں اضافہ کریں ۵ رقت آن دن کہ سیلان ہر ایک سطح شود و خالی از جرم اگر رابع اور نایہ پیش و یا یون کہیں
 ۵ آن قیق مست کہ اجزا اش ختم سیلان و زیر بلا نہ بود هیچ سماوی پس پیش و الحمد للہ اس تقریر پر بیخندہ کثیر
 حاصل ہوئے **فائدہ** طبیعت اور اسکے تقاضو ال کا بیان **فائدہ** حقیقت سیلان اور اسکے فلسفہ اور
 جامعہ وسائل کا فرق اور یہ لگایا ہے **فائدہ** میں منلا گیوں کے دانے اور کوئی تختہ اور پانی گریں سب اپنی حرکت بالفتح متحرک
 ہو کر چپے اتر جائیں گے مگر زمین پانی ہی کی حرکت کو سیلان کہیں گے زون عد کی اسکی وجہ کہ اول اجسام منفصل کی حرکات قد
 ہیں اور دوم ہر واحد کی حرکت واحد اور سوم ہمہ احوال متصل متحرک اجزا کی متوالی حرکات طبعیہ ہے جسے کہ انفکاک حسی
 نہونے میں اسکا نام سیلان ہے **فائدہ** ۳ رقت مطلق کے معنی اور اسکے واضح اطلاق **فائدہ** ۴۴ اور صافی
 و قول بالتشکیک ہے **فائدہ** ۵ وہ اپنے نفس معنی کے لحاظ سے سیلان کے ساتھ مساوی بلکہ معنی شامل جامعات پر
 اوس سے عام مطلقا ہے اور ہنگام اصناف عام من وجہ کہ ششیر یا اصناف شیر در قیق نہیں اور سائل ہوا اور گلاب
 شیشہ طبعی آئینہ کے اعتبار سے قیق ہی اور سائل نہیں **فائدہ** ۶ مسائل خف و غیو میں معنی جرم عدم جسم
فائدہ ۷ اور زمین معنی ہرنی و غیر ہرنی **فائدہ** ۸ ہرنی و غیر ہرنی معنی سالہ تہو سالہ ہونے کہ ہر حال متحرک **فائدہ** ۹
 انظار ماہرین کی انہیں انواع انواع لغزش **فائدہ** ۱۰ رقت مطلوبہ معطلہ اور گے معنی یہ سب بھی روشن طور پر

پانی میں اگر سستو ڈال دیے کہ نشین ہو گئے پھر پانی یا خفیف آمیزش کا اور پر لگیا جو اسے جرم مانکرے تو وہ منو ناہا نہر ہوگا اور لہنا کا لسوتی مخلوط فرمایا یعنی کھلے ہوئے سستو کہ پانی سے مترج ہو جائے اور رتہ کہ وقت مطلوبہ کی حد نہی اوس بعد نفع پر ہوئی کہ اس رسالہ کے غیر من خلک۔ اسکے بیان کا بھی ایک شعر اشارت لطف مانو مطلق میں اضافہ کریں ۵ رقت آن دن کہ سیلان ہر ایک سطح شود و خالی از جرم اگر رابع اور نایہ پیش و یا یون کہیں ۵ آن قیق مست کہ اجزا اش ختم سیلان و زیر بلا نہ بود هیچ سماوی پس پیش و الحمد للہ اس تقریر پر بیخندہ کثیر حاصل ہوئے



پانی میں اگر سستو ڈال دیے کہ نشین ہو گئے پھر پانی یا خفیف آمیزش کا اور پر لگیا جو اسے جرم مانکرے تو وہ منو ناہا نہر ہوگا اور لہنا کا لسوتی مخلوط فرمایا یعنی کھلے ہوئے سستو کہ پانی سے مترج ہو جائے اور رتہ کہ وقت مطلوبہ کی حد نہی اوس بعد نفع پر ہوئی کہ اس رسالہ کے غیر من خلک۔ اسکے بیان کا بھی ایک شعر اشارت لطف مانو مطلق میں اضافہ کریں ۵ رقت آن دن کہ سیلان ہر ایک سطح شود و خالی از جرم اگر رابع اور نایہ پیش و یا یون کہیں ۵ آن قیق مست کہ اجزا اش ختم سیلان و زیر بلا نہ بود هیچ سماوی پس پیش و الحمد للہ اس تقریر پر بیخندہ کثیر حاصل ہوئے

